ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

مقام محمود

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی

سالانہ ۔/۵ ششماہی ۔/۳ سہ ماہی ۔/۱/۱۲

تار کا پتہ ’’الفضل‘‘ قادیان

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۔/۱۸

نمبر ۱۰۰	مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء	یوم جمعہ	مورخہ ۱۸ صفر ۱۳۵۶ھ	جلد ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک نہایت ہی قیمتی دُعا

’’دُنیا بہت ہی تھوڑا وقت ہے۔ بے وقوف وُہ شخص ہے۔ جو اس سے دل لگائے اور نادان ہے وُہ آدمی جو اس کے لئے اپنے ربِ کریم کو ناراض کرے۔ سو ہوشیار ہو جاؤ۔ تا غیب سے قوت پاؤ۔ دُعا بہت کرتے رہو۔ اور عاجزی کو اپنی خصلت بناؤ۔ جو صرف رسم۔ اور عادت کے طور پر زبان سے دُعا کی جاتی ہے کچھ بھی چیز نہیں۔ جب دُعا کرو۔ تو بجز صلوٰۃ فرض کے یہ دستور رکھو۔ کہ اپنی خلوت میں جاؤ۔ اور اپنی زبان میں نہایت عاجزی کے ساتھ جیسے ایک ادنےٰ سے ادنےٰ بندہ ہوتا ہے۔ خدا تعالےٰ کے حضور میں دُعا کرو۔ اے ربّ العالمین تیرے احسان کا میں شکر نہیں کر سکتا۔ تُو نہایت رحیم و کریم ہے۔ اور تیرے بے نہایت مجھ پر احسان ہیں۔ میرے گناہ بخش۔ تا میں ہلاک نہ ہو جاؤں۔ میرے دل میں اپنی خالص محبّت ڈال تا مجھے زندگی حاصل ہو۔ اور میری پردہ پوشی فرما۔ اور مجھ سے ایسے عمل کرا جن سے تو راضی ہو جائے۔ میں تیرے وجہ کریم کے ساتھ اس بات سے پناہ مانگتا ہوں۔ کہ تیرا غضب مجھ پر وارد ہو۔ رحم فرما اور دنیا و آخرت کی بلاؤں سے مجھے بچا۔ کہ ہر ایک فضل و کرم تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ آمین۔ ثم آمین‘‘

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ اپریل۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خدا تعالےٰ کے فضل سے خیر و عافیت ہے۔

الحاج مولوی عبدالرحیم صاحب نیّر لکھنؤ۔ آگرہ سیاندھن حیدر آباد۔ گلبرگہ۔ محبوب نگر۔ کرنول۔ نندیال سکندر آباد بمبئی۔ پونا وغیرہ مقامات کی جماعتوں کا معائنہ کرنے اور مولوی ظہور حسین صاحب اڑیسہ۔ بہار۔ اور یو۔ پی کے مختلف مقامات میں تبلیغی دورہ کرنے کے بعد واپس آ گئے ہیں۔

آج صبح جامعہ احمدیہ کے درجہ ثانیہ کے طلباء نے مولوی فاضل کے طلباء کو جن کا امتحان عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ دعوتِ چائے دی۔ جس میں بعض اصحاب کو مدعو کیا۔ اس موقعہ پر حضرت میر محمد اسحٰق صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ نے طلباء کو نہایت عمدہ نصائح فرمائیں۔ عملی حالت اسلامی احکام کے مطابق بنانے اور مولوی فاضل پاس کرنے کے بعد مبلغین کلاس میں داخل ہونے کے متعلق تھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیٹھ غلام محمد ابراہیم صاحب مرحوم

سیٹھ غلام محمد ابراہیم صاحب جن کی وفات کی خبر اخبار میں چھپ چکی ہے بہت ہی مخلص احمدی تھے۔ جب سے وہ سلسلہ میں داخل ہوئے پابندی کے ساتھ نماز تہجد بھی ادا کرتے رہے۔ اور اپنی تھوڑی سی آمدنی میں سے سلسلہ کی تمام خدمات میں فیاضی کے ساتھ حصہ لیتے تھے۔ ان کو احمدی ہوئے قریباً سترہ سال ہوئے اپنی پہلی زندگی میں بیس سال تک یورپ و امریکہ میں رہ چکے تھے۔ لیکن احمدی ہوتے ہی ان کی زندگی پر ایسا انقلاب آیا۔ کہ گویا زندگی میں ہی وہ خدا سے جا ملے۔ ان کی وفات پر بعض اصحاب نے ان کے متعلق بہت مبشر رویار دیکھے۔ جو ان کے خاتمہ بالخیر کی خبر دیتے ہیں۔ مرحوم کا میرے ساتھ ہمیشہ خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ وہ انگریزی بہت عمدہ لکھتے تھے۔ اور ان کے خطوط سے ہمیشہ ایمان اور اخلاص کی خوشبو آتی تھی۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت میں بلند مقامات دے۔

مرحوم نے ۷۵ سال کی عمر میں وفات پائی۔ اور مرض کی تکلیفوں کے وقت بھی وہ اللہ تعالےٰ کے حضور صابر اور شاکر رہے۔ اور اس امر میں وہ خاص لذت حاصل کرتے تھے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے احسان سے احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا فرمائی ؛

مفتی محمد صادق قادیان

"الفضل" کے خریداران لاہور کو اطلاع

احباب لاہور کی طرف سے پیہم اصرار ہو رہا تھا۔ کہ لاہور میں روزانہ اخبار کی تقسیم کا انتظام ہونا چاہیئے۔ اگرچہ اس میں دفتر کو مالی نقصان ہے۔ تاہم احباب کے تقاضے کو دیکھ کر اس کا انتظام کیا گیا ہے ؛

ماسٹر عبدالحکیم صاحب سابق ایجنٹ نے چونکہ گذشتہ حساب کتاب کی فہمید کر لی ہے۔ اس لئے انہیں پھر تقسیم اخبار کا کام دے دیا گیا ہے۔ وہ لاہور کے خریداروں کو روزانہ پرچہ پہونچائیں گے۔ لیکن قیمت وغیرہ وصول کرنے کے مجاز نہ ہوں گے۔ قیمت براہ راست دفتر وصول کرے گا۔

گذشتہ لین دین کے متعلق جو اعلان کیا گیا تھا۔ اسے منسوخ کیا جاتا ہے جن دوستوں کے ذمہ ان کا روپیہ ہے۔ وہ انہیں ادا کر دیں۔ تا وہ الفضل کا حساب صاف کر سکیں۔ ان کی رقوم کو ادا نہ کرنے کے یہ معنی ہوں گے۔ کہ الفضل کو نقصان پہونچایا جائے۔ امید ہے دوست توجہ کریں گے ؛ (مینیجر)

ماہ مئی کے پہلے سوموار کا روزہ

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ کہ اپریل سے لے کر اکتوبر تک جو سات مہینے ہیں۔ ان میں ہر مہینہ کے پہلے ہفتہ میں سوموار کا اور ہر مہینہ کے آخری ہفتہ میں جمعرات کا روزہ رکھیں۔ اور خدا تعالےٰ سے دعائیں کریں۔ ماہ مئی کے پہلے ہفتہ کا روزہ سوموار ۳ مئی کو ہوگا۔ تمام احمدی مردوں اور عورتوں کو چاہیئے کہ سوائے ایسے عذر کے جس میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اس دن روزہ رکھیں۔ اور خصوصیت سے دعائیں کرے ؛

روئداد اجلاس آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن

آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن کا ایک فوری اجلاس زیر صدارت مولانا سید حبیب صاحب مدیر "سیاست" ۲۵ اپریل ۱۹۳۷ء کو لاہور لورنگس ہوٹل میں ساڑھے پانچ بجے شام منعقد ہوا۔ تقریباً تمام ممبر موجود تھے۔ سب سے پہلے سکرٹری نے سابقہ روئداد پڑھ کر سنائی۔ جو منظور کی گئی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد یا باتفاق آرار پاس ہوئیں۔

(۱) ریاست جموں و کشمیر اور علاقہ پونچھ سے اس مجلس کو متعدد شکایات موصول ہوئی ہیں۔ کہ زراعت پیشہ اور غیر زراعت پیشہ اقوام کی جدید تقسیم میں مسلمانوں سے شدید بے انصافی ہوئی ہے۔ یہ ایسوسی ایشن دربار کشمیر اور حکومت پونچھ کو ان شکایات کے ازالہ کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اور اپنے عہدہ داروں کو ہدائت کرتی ہے۔ کہ وہ اس مسئلہ کے متعلق اعداد و شمار جمع کر کے آئندہ اجلاس میں پیش کریں۔ تاکہ اس امر کے متعلق کوئی مؤثر قدم اٹھایا جائے ؛

(۲) محصول کسٹم کے متعلق جو مسافران پنجاب سے پونچھ جانے اور مسافران پونچھ سے پنجاب آنے کے لئے پونچھ اور جموں کی حدود میں علیحدہ علیحدہ لیا جاتا ہے یہ قرار پایا۔ کہ جب پونچھ ریاست کشمیر کا ایک حصہ ہے۔ تو درآمد برآمد کا محصول علیحدہ علیحدہ لینا نامناسب ہے۔ لہٰذا یہ ایسوسی ایشن دربار کشمیر سے استدعا کرتی ہے۔ کہ محصول صرف ایک ہی جگہ لیا جائے۔

(۳) قرار پایا کہ ایسوسی ایشن ہٰذا کو معلوم ہوا ہے۔ کہ پونچھ میں ترنی کا محصول صرف مسلمانوں ہی سے لیا جاتا ہے۔ یہ مجلس کسی عقیدہ کی بنار پر اس ٹیکس کے تعین کو ناپسندیدہ تصور کرتی ہے۔ اور حکومت کشمیر سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ اس ٹیکس کو عقیدہ کی بجائے اقتصادی اصول پر نافذ کرے ؛

(۴) تبدیلی مذہب پر ضبطی جائداد وغیرہ کی جو پابندیاں ہیں ان کے متعلق یہ قرارداد پاس ہوئی۔ کہ تبدیلی مذہب کے راستے میں ریاست میں جو قانونی دقتیں موجود ہیں۔ ان کے دفعیہ کے لئے مسلمانان ریاست جو جدوجہد کر رہے ہیں۔ ایسوسی ایشن ہٰذا اس کی قدر کرتی ہے۔ نیز یہ ایسوسی ایشن ریاست کے اس قانون پر اظہار نفرت کرتے ہوئے مسلمانان ریاست کو اپنی تائید اور اعانت کا یقین دلاتی ہے۔

(۵) ایسوسی ایشن ہٰذا کے لئے ایک اچھے انگریزی دان کلرک کا رکھا جانا منظور کیا گیا۔

(۶) مولانا سید حبیب صاحب مدیر سیاست نے عہدہ صدارت سے بوجہ عدم الفرصتی اپنا استعفیٰ پیش کیا لیکن حاضرین جلسہ کے اصرار سے آپ نے براہ نوازش اپنا استعفیٰ واپس لے لیا۔

(۷) قرار پایا۔ کہ ان قراردادوں کی نقول دربار کشمیر اور حکومت پونچھ کے علاوہ مقامی اور ریاستی اخبارات میں بھیجی جائیں ؛

صاحب صدر کے شکریہ کے بعد اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی ؛ سکرٹری آل انڈیا کشمیر ایسوسی ایشن

یاڑی پورہ (کشمیر) میں تبلیغی جلسہ

۲۰ اپریل کو یاڑی پورہ میں جماعت احمدیہ نے ایک تبلیغی جلسہ منعقد کیا۔ یاڑی پورہ میں ایک میلہ لگتا ہے۔ اس موقعہ کو جماعت احمدیہ یاڑی پورہ نے غنیمت سمجھا۔ اور ایک تبلیغی جلسہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ۲۰ اپریل کو بعد نماز مغرب و عشار جلسہ کی کارروائی شروع کی گئی۔ تمام غیر احمدیوں کو جو میلہ دیکھنے کے لئے آئے ہوئے تھے۔ جلسہ میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۸ صفر ۱۳۵۶ھ

"الفضل" کی مالی مشکلات کے متعلق جماعت احمدیہ کا فرض

یہ جانتے ہوئے۔ کہ اخراجات پہلے سے دوگنے سے بھی زیادہ برداشت کرنے پڑیں گے۔ نہ صرف جماعت کی خواہش پر بلکہ اس کے پُر زور اصرار پر کہ مرکز احمدیت۔ کہ جس پر چاروں طرف سے دُشمن حملہ کر رہا ہے۔ حالات روزانہ بہم پہنچائے جائیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ذات والا صفات کی خیر و عافیت کی اطلاعات سرروز مہیا کی جائیں۔ اخبار "الفضل" ۱۹۳۵ء میں دو روزہ سے روزانہ کیا گیا تھا۔ اور قیمت دوگنی کی بجائے صرف ڈیوڑھی اس لئے کی گئی تھی۔ کہ جماعت اپنی خاص توجہ سے خریداروں میں اضافہ کر کے اس کمی کو پورا کر دے گی۔ لیکن نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ جہاں "الفضل" جماعت کی دلچسپی اور فائدہ کی خاطر اپنے اوپر زیادہ سے زیادہ بوجھ رکھتا چلا گیا۔ وہاں جماعت کی توجہ میں کوئی اضافہ نہ ہوا۔ بلکہ جوں جوں قادیان میں احرار کا فتنہ مدھم پڑتا گیا۔ اور ان کی معاندانہ سرگرمیاں جو ایک عرصہ سے مرکز سلسلہ میں جاری تھیں اور جنہوں نے تمام احمدیوں کو مبتلائے آلام بنا رکھا تھا۔ روبزوال ہوتی گئیں۔ جماعت کی توجہ میں کمی ہوتی گئی اور اب یہ حالت یہاں تک پہونچ چکی ہے کہ ہمیں بادل ناخواستہ "الفضل" کی مالی مشکلات کی طرف جماعت کو خاص طور پر متوجہ کرنے کی ضرورت پیش آگئی ہے۔

"الفضل" کے روزانہ ہونے پر جہاں قیمت دس روپے کی بجائے پندرہ روپیہ رکھی گئی۔ وہاں ایک پرچہ چار صفحہ کا اور دُوسرا بارہ صفحہ کا تجویز ہوا تھا۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد چار صفحہ کا پرچہ آٹھ صفحہ کا کر دیا۔ اور پھر ہر پرچہ ۱۲ صفحہ کا چھپنے لگا۔ اس کے ساتھ ہی خطبہ نمبر ۱۶ صفحہ کا رنگدار چھپنے لگا لیکن ان اضافوں کے مقابلہ میں قیمت میں کوئی اضافہ نہ کیا گیا۔ ظاہر ہے۔ کہ اس طرح "الفضل" کے اخراجات میں بہت زیادہ اضافہ کر لیا گیا۔ اور اس امید پر کر لیا گیا۔ کہ ہمیں جائز طور پر توقع تھی۔ جب "الفضل" قیمت میں اضافہ کے بغیر ترقی کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ تو جماعت اس کی اشاعت بڑھانے کے لئے پوری سرگرمی سے کوشش کرے گی۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں ہمیں اس قابل بنا دے گی۔ کہ "الفضل" میں مزید وسعت پیدا کی جا سکے۔ لیکن باوجود بار بار اس طرف توجہ دلانے اور مختلف علاقوں میں پھر کر تحریک کرنے کے لئے کنویسر مقرر کرنے کے حالات تسلی بخش پیدا نہیں ہوئے۔ بلکہ روز بروز تشویشناک ہوتے جا رہے ہیں

روزانہ اخبارات کی اشاعت بڑھانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ایجنسیاں ہوتی ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کئی بار بڑے بڑے مقامات کی احمدی جماعتوں کو توجہ دلا چکے ہیں۔ کہ وہ اپنے ہاں "الفضل" کی ایجنسیاں قائم کریں۔ اور بے کار نوجوانوں کو اس کام پر لگائیں۔ لیکن چند مقامات پر بڑی جدوجہد کے بعد جو ایجنسیاں کھولی گئیں۔ ان کی حالت یہ رہی۔ کہ ایجنٹ کو اس مقام کے جتنے مستقل خریدار دفتر نے دے دیئے۔ ان کو پرچہ پہونچا دینا اس نے اپنا کام سمجھا۔ اور نئے خریدار پیدا کرنے یا عام لوگوں میں پرچہ فروخت کرنے کے لئے کوئی کوشش نہ کی۔ البتہ اس کے ساتھ یہ سخت نقصان رساں طریق اختیار کیا۔ کہ باوجود تقاضوں کے دفتر کا حساب چکانے کی پرواہ نہ کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ ایجنٹوں کے ذمہ اور ایسے ایجنٹوں کے ذمہ بھی جن کی ضمانت جماعت کے ذمہ وار اصحاب نے دے رکھی ہے۔ کافی رقم ہو گئی ہے۔ جو کھٹائی میں پڑی ہے۔ اس طرح ایجنٹوں نے اخبار کی اشاعت اور مالی حالت کو فائدہ پہونچانے کی بجائے بہت نقصان پہونچایا۔ اور ہمیں مجبوراً ایسی ایجنسیوں کو بند کر دینا پڑا ہے۔

روزانہ اخبارات کی آمدنی کا سب سے بڑا ذریعہ اشتہارات ہوتے ہیں اور انہی پر ترقی کا دارومدار ہوتا ہے لیکن "الفضل" کو اوّل تو بیرونی حلقوں سے دوسرے اخباروں کی نسبت بہت کم اشتہار مل سکتے ہیں۔ دوسرے آج کل جس قسم کے اشتہارات کی تمام اخبارات میں بھرمار ہے۔ اور جن سے آمدنی بھی کافی ہوتی ہے۔ وُہ (۱) سنیما۔ (۲) معجون (۳) بیمہ کمپنیوں اور (۴) عیاشی کے ساز و سامان کے ہیں جن کا "الفضل" میں شائع ہونا تو الگ رہا۔ جماعت کو تو یہ بھی گوارا نہیں۔ کہ بعض فحش بیماریوں کے نام۔ اور ان کے علاج کے متعلق بھی اشتہارات شائع ہوں۔ اور آئے دن ہم پر پابندیاں عائد ہوتی رہتی ہیں۔ کہ فلاں فلاں اشتہار شائع نہ کیا جائے۔ دفتر میں ایسے اشتہارات کا ایک بڑا پلندہ موجود ہے۔ جن کے شائع کرنے سے ہم نے انکار کر دیا۔ اور بعض نے تو پیشگی رقم بھی بھیج دی تھی۔ جسے واپس کرنا پڑا۔ گویا اشتہارات کے ذریعہ جو اخبارات کے قیام کا ایک بہت بڑا باعث ہوتے ہیں۔ آمدنی کا رستہ بھی ہمارے لئے قریباً بند ہے۔

ایک طرف تو یہ حالات ہیں۔ کہ دوسرے روزانہ اخبارات کو اپنے اخراجات پورے کرنے کے لئے جو عام ذرائع میسر ہیں۔ وہ ہمیں اول تو حاصل ہی نہیں۔ اور جس قدر حاصل ہو سکتے ہیں۔ ان سے ہم فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ اور دوسری طرف سامانِ طباعت وغیرہ روز بروز گراں ہوتا جا رہا ہے۔ کاغذ کی قیمت تو پہلے کی نسبت دوگنی ہو چکی ہے۔ اور روزانہ اس سرعت سے بڑھ رہی ہے۔ جو کہ نہایت ہی پریشان کُن ہے۔

ان حالات میں روزانہ اخبار "الفضل" کے کثیر اخراجات کے پُورے ہونے کی ایک ہی صورت ہے اور وہ یہ کہ جماعت "الفضل" کے خریدار بڑھانے کی باقاعدہ۔ اور منظم کوشش کرے۔ پچھلے دنوں بعض جماعتوں کی توجہ اس طرف مبذول ہوئی تھی۔ اور انہوں نے قابلِ تعریف سرگرمی کا اظہار کیا تھا۔ لیکن پھر خاموشی طاری ہو گئی ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ سلسلہ کی دیگر مستقل تحریکات کی طرح "الفضل" کی ترقی اشاعت کی تحریک کو بھی ضروری سمجھا جائے۔ اور اسے جاری رکھا جائے۔ تاکہ جو دوست استطاعت رکھنے کے باوجود "الفضل" کے خریدار نہ ہوں۔ ان کو خریدار بنایا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور جو خریدار ہوں انہیں تحریک کی جائے۔ کہ تکلیف اٹھا کر بھی خریداری جاری رکھیں۔

اس وقت اگرچہ ان اصحاب کا خریداری کی طرف توجہ نہ کرنا جو خدا کے فضل سے خریدنے کی توفیق رکھتے ہیں۔ اخبار کی اشاعت کے بڑھنے میں بہت بڑی روک ہے۔ لیکن یہ روک بھی اس سے کم نہیں۔ کہ ایک صاحب جو اخبار منگاتے ہیں۔ وہ اپنا اخبار دوسرے احمدیوں کو پڑھنے کے لئے دے دیتے ہیں۔ اور اس وجہ سے وہ خود خریدار بننے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ایک دفعہ اپنی جلسہ سالانہ کی تقریر میں فرمایا تھا۔ کہ اس طرح پڑھنے کے لئے دوسروں کو اخبار نہ دیا جائے۔ بلکہ ان کو تحریک کیجائے کہ خود خریدیں۔ اس وقت حضور کے اس ارشاد پر خصوصیت سے عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ اور ہمارا خیال ہے کہ اس طرح بھی اخبار کی اشاعت میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

غرض اصل حقیقت جماعت کے سامنے پیش کر دی گئی ہے۔ جو مختصر الفاظ میں یہ ہے۔ کہ روزانہ اخبار کے اخراجات روز بروز بڑھ رہے ہیں لیکن اس کے مقابلہ میں خریداری گر رہی ہے۔ اگر خریدار بڑھانے کی باقاعدہ اور مؤثر کوشش نہ کی گئی۔ تو الفضل کا روزانہ رہنا محال ہوگا۔ اور یہ کس قدر شرم اور افسوس کا مقام ہوگا۔ کہ جماعت احمدیہ جو ساری دنیا کو فتح کرنے کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ جو ہر ملک میں اسلام کے جھنڈے گاڑ رہی ہے۔ جو دین کی خاطر بے مثال قربانیاں کر رہی ہے۔ جس کا ایثار اور اخلاص معاندین تک سے خراج تحسین وصول کر رہا ہے۔ جس کے نظام اور اہتمام کے دشمن بھی قائل ہیں وہ اپنے مرکز سے ایک روزانہ اخبار جاری کر کے اُسے قائم نہ رکھ سکی۔ کیا کوئی ایسا احمدی ہے۔ جو سخت صدمہ اور رنج محسوس کئے بغیر یہ سن سکے۔ اگر نہیں تو تھوڑی سی کوشش فرمائیے۔ اور جو اصحاب خریدار نہیں ہیں۔ ان کو خریدار بنائیے۔ تاکہ وہ اور ان کا خاندان جہاں "الفضل" کے ذریعہ سلسلہ احمدیہ کے متعلق روزانہ واقفیت حاصل کر کے اپنے ایمان اور اخلاص میں اضافہ کرتا رہے۔ وہاں "الفضل" بھی مالی مشکلات سے نکل سکے۔

"آریہ سماج کی حالت زار"

الفاظ مندرجہ عنوان ہمارے نہیں۔ بلکہ آریہ سماج کے مشہور اخبار "پرکاش" کے ہیں۔ جس نے اس ہیڈنگ کے ماتحت ایک طویل مضمون لکھا ہے۔ اگرچہ خود آریوں کے اس اعتراف کے بعد کہ آریہ سماج کی حالت زار ہو چکی ہے۔ مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں تاہم چند الفاظ پرکاش سے پیش کئے جاتے ہیں۔ وہ لکھتا ہے۔

"جس سوسائٹی میں ایک بھی شخص ایسا نہ ہو۔ جس کے متعلق عوام کا یہ خیال ہو کہ وہ کسی پکش سے تعلق نہیں رکھتا۔ اور کہ وہ سب سے نیائے (انصاف) کرے گا۔ اس سوسائٹی کا ایشور ہی والی ہے۔ ذرا سوچو کہ اس گھر کی کیا حالت ہوگی۔ جہاں گرہ پتی سب سے جھگڑا کرنے اور شور مچانے کو تیار رہتا ہو"

یہ مختصر الفاظ میں آریہ سماج کی موجودہ حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ اور بتایا گیا کہ آریہ سماج میں اس وقت ایک بھی ایسا آدمی نہیں۔ جو عدل و انصاف سے کام لینے والا اور جنبہ داری سے مجتنب ہو۔ ان حالات میں آریہ سماج آج بھی گئی اور کل بھی۔

دراصل دیانند جی نے چونکہ یہ عمارت سخت ناانصافی ہٹ دھرمی اور جنبہ داری کے گارے سے تعمیر کی تھی۔ اس لئے یہی گارا اس کے لئے ڈائنامیٹ ثابت ہو رہا ہے

نماز کے متعلق ضروری مسائل

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے قلم سے

۲٦۔ بلند آواز سے آمین کہنا

حدیث شریف میں لکھا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجد نبوی مقتدیوں کے آمین کہنے سے گونج اٹھتی تھی۔ پس ضروری ہے کہ ہم احمدیوں کی مساجد بھی آمین سے گونج اٹھا کریں۔ جیسا کہ آج کل قادیان کی مسجدوں میں ہوتا بھی ہے کیونکہ آمین کیا ہے؟ یہ دوسرے لفظوں میں ساری سورۂ فاتحہ کو نئے سرے سے پڑھنا ہے۔ کیونکہ آمین کے معنے ہیں قبول فرما یعنے وہی دعا جو ہم نے سورۂ فاتحہ میں اے خدا تجھ سے مانگی ہے۔ وہ ہماری التجا قبول فرمائے۔ اس لئے آمین کا لفظ معمولی لفظ نہیں۔ کہ خواہ کہا جائے۔ خواہ نہ کہا جائے۔ بلکہ وہ ایک مہر ہے۔ جس پر سورۂ فاتحہ نقش ہے۔ اور سورۂ فاتحہ کیا ہے؟ وہ قرآن عظیم کا متن ہے۔ پس ایک دفعہ آمین کہنا گویا سارے قرآن کو خدا کے حضور پیش کر کے عرض کرنا ہے کہ الہٰی اس قرآن کی بتائی ہوئی ہر نیکی سے ہم متصف ہوں۔ اور اس کی منع کی ہوئی ہر بدی سے ہم بچ جاویں۔ اور اس میں مانگی ہوئی ہر دعا ہمارے حق میں قبول فرما۔ پس ہمارے احباب اس پاک اور مبارک لفظ کو بڑی قدر سے دیکھیں۔ بخاری شریف میں لکھا ہے۔ کہ حضرت ابوہریرہ جب نماز میں شریک ہونے کے لئے آتے۔ اور دور سے سنتے کہ امام ولاالضالین تک پہونچنے کے قریب ہے۔ تو دور سے آواز دے کر کہتے کہ لا تفتنا آمین یعنے سن اے امام صلوٰۃ میرے ہاتھ سے آمین کہنے کا موقعہ نہ جانے دینا یعنے ذرا ٹھہر ٹھہر کر سورۂ فاتحہ پڑھنا تاکہ آمین کہنے تک میں بھی آملوں۔ غرض اس مبارک لفظ کو خدا تعالےٰ نے نہایت عظیم الشان مرتبہ دیا ہے۔ اور یہ نہایت ہی پیارا اور محبوب لفظ ہے۔ کہ زبان پر تو ہلکا ہے۔ مگر ثواب کے لحاظ سے زمین و آسمان کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ حدیث شریف سے ثابت ہے۔ کہ جب امام ولاالضالین کے بعد آمین کہے تو مقتدی بھی آمین کہیں لیکن اگر امام صرف ولاالضالین کہے۔ یعنی آمین کا لفظ اونچی آواز سے نہ کہے تو بھی مقتدیوں کو امام کے ولاالضالین کہتے ہی آمین کہنی چاہئے یعنے مقتدیوں کو بہر حال اونچی آواز سے آمین کہنا چاہیئے۔ بخاری شریف میں لکھا ہے۔ کہ جب نماز میں اہل مسجد آمین کہتے ہیں۔ تو آسمان پر فرشتے آمین کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔ اور اس طرح خدا کے پاک فرشتوں کے ساتھ مل کر دعا کرنے سے یہ دعا شرف قبولیت حاصل کر لیتی ہے۔

۲۷۔ رکوع اور سجود کیلئے ایک ہی دعا

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ سے قبل رکوع میں سبحان ربی العظیم اور سجدہ میں سبحان ربی الاعلیٰ پڑھا کرتے تھے۔ مگر جب مکہ فتح ہو گیا۔ تو حضور علیہ السلام رکوع اور سجدہ دونوں میں سبحانک اللھم وبحمدک اللھم اغفرلی کے الفاظ پڑھنے لگے۔ یعنے رکوع و سجود میں ایک ہی الفاظ پڑھا کرتے تھے۔ کیونکہ سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح میں لکھا ہے۔ کہ جب مکہ فتح ہو جائے اور لوگ گروہ در گروہ دین اسلام میں داخل ہونے لگیں۔ تو اے نبی فسبح بحمد ربک واستغفرہ۔ یعنے فتح مکہ کے بعد خصوصیت سے اپنے رب کی تسبیح کر اور اس کی تحمید کر اور اس سے بخشش مانگ۔ اس لئے حضور فتح مکہ کے بعد یہ الفاظ کہنے لگے جن میں تسبیح تحمید اور استغفار کا ذکر ہے اس لئے اگر احباب آئندہ رکوع اور سجود دونوں میں ایک ہی مذکورہ بالا الفاظ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور علم طب

(۲)

ذیل میں وہ نسخے درج کئے جاتے ہیں۔ جن کے متعلق مختلف تحریروں سے ثابت ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود تجویز فرمائے۔ اگر احمدی اطباء ان کو صحیح طور سے اپنے مریضوں پر استعمال کریں۔ تو ہمیں یقین ہے۔ کہ اور نسخوں کی نسبت ان کے ذریعہ خدا تعالےٰ زیادہ مریضوں کو شفا بخشے:۔

۱۔ نسخہ برائے تقویتِ دماغ و دفع قبض

حکیم محمد حسین صاحب قریشی مرحوم نے خطوطِ امام بنام غلام ۸ میں لکھا ہے۔ کہ مریض کو مندرجہ ذیل نسخہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مخلص دوست کی تقویتِ دماغ اور دفع قبض کے لئے تجویز فرما کر اپنے دستِ مبارک سے تحریر فرمایا:۔

ھوالشافی

پوست ہلیلہ زرد ۵ مثقال پوست ہلیلہ کابلی ۵ مثقال
ہلیلہ سیاہ ۵ مثقال گل بنفشہ ۵ مثقال
سقمونیا مشوی ۵ مثقال تربد صاف ۱۰ مثقال
کشنیز خشک ۱۰ مثقال پوست بلیلہ ۲۰ مثقال
آملہ منقشر ۲۰ مثقال گل سرخ ۲۰ مثقال
طباشیر ۲۰ مثقال - گل نیلوفر ۲۰ مثقال - صندل سفید ۱۰ مثقال
کتیرا ۱۰ مثقال - روغن بادام ۱۵ مثقال

ان دواؤں کو کوٹ کر روغن بادام کے ساتھ ملالیں۔ یعنی روغنِ بادام کے ساتھ چرب کرلیں۔ بعد اس کے یہ دوائیں لیں۔
عناب ۵۰ دانہ - سپستان ۵۰ دانہ - گل بنفشہ ۵ مثقال -
ان تینوں دواؤں کو جوش دے کر اور صاف کر کے اس کے ساتھ ڈیڑھ وزن شیرہ مربائے ہلیلہ اور ایک وزن شہد جس کی جھاگ دور کر دی گئی ہو۔ لے کر ان دواؤں کو اس میں گوندھ دیں اور پھر آگ پر قوام دینے کے بعد مشک ۳ ماشہ، ورق نقرہ ۲۵ عدد، ورق طلا ۱۰ عدد ساتھ ملالیں۔ خوراک اول روز ڈیڑھ ماشہ۔ پھر بقدر برداشت زیادہ کرتے جائیں:۔ (صٓ)

۲۔ مانع اسقاط

مروارید ناسفتہ حل کردہ در گلاب یک درم
عقرقرحا یک درم - زنجبیل ۲ درم - مصطگی ۴ درم - زرنباد ۲ درم
درونج ۲ درم - تخم کرفس ۲ درم - شیطرج ۲ درم - قاقلہ ۲ درم
جوزبوا ۲ درم - بسباسہ ۲ درم - قرفہ ۲ درم - بہمن سفید ۲ درم
بہمن سرخ ۳ درم - فلفل ۳ درم - دارفلفل ۳ درم - دارچینی ۵ درم
عود ۷ درم - جدوار ۵ درم - اسپیل ۵ درم - طباشیر ۳ درم - مشک ۲ ماشہ
نبات سفید ۴ درم دوچند کل ادویہ کا۔

مصری کا ہلکا سا قوام کر کے تمام چیزیں اس میں ڈال دیں۔ اور سرد ہونے کے بعد مروارید حل کردہ اور مشک اس میں ملا دیں۔ خوراک حسب مزاج۔ (خطوطِ امام بنام غلام صٓ)

۳۔ آبزن برائے حاملہ

مندرجہ ذیل نسخہ اس لئے ہے۔ کہ بچہ پیٹ میں محفوظ رہے۔ اور ولادت سے پہلے ساقط نہ ہو۔
گل سرخ ۷ درم - گلنار ۵ درم - مازو ۵ درم
برگِ خشک ۴ درم - شب یمانی یعنی پھٹکڑی ۳ درم - پوست انار ۳ درم۔ سب کو نیم کوب کر کے دس سیر پختہ پانی میں جوش دیں جب پانچ سیر رہ جائے۔ تو صاف کریں اور ایک بڑے برتن میں ڈال دیں۔ اور حاملہ کو اس میں بٹھائیں۔ (رر صٓ)

۴۔ مقوی چائے

مندرجہ ذیل چائے مقوی دماغ ومعدہ واعصاب اور ہاضم وخوش ذائقہ اور مفرح ہے:۔
زنجبیل ۷ ماشہ - مویز منقی ۱۰ دانہ - سیاہ قرنفل ۹ دانہ
دارچینی ۲ ماشہ - گل گاؤزبان ۳ ماشہ - الائچی خورد ۱۰ دانہ
پانی میں جوش دیں۔ جب نصف رہ جائے میٹھا ملا کر چائے کی طرح پی لیں خصوصاً موسم بارش وسرما میں (رسالہ حکیم حاذق لاہور دسمبر ۱۹۲۷ء صٓ)

۵۔ صرع کا علاج

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی بار فرمایا۔ کہ مرگی کا یہ علاج بہت اچھا ہے۔ کہ انسان عرق کچلہ وکونین وفولاد کا مجموعہ دو قطرے صرف دو گھونٹ پانی میں ڈال کر ہر روز مصروع کو پلا دے۔ اور بتدریج بڑھاتا جائے۔ یہاں تک کہ آٹھ یا دس قطرہ تک تعداد پہونچ جائے۔ ایک وقت یہ۔ اور دوسرے وقت تندرست بکرے کی ہڈیاں مختلف اعضاء کی جو وزن میں آدھ سیر ہوں۔ ان کو پانی میں خوب دوپہر تک پکائے جب خوب عرق نکل آئے۔ تو اس میں ہلکا نمک ملا کر پلائے ایک سال تک ان دواؤں کا استعمال کرے انشاء اللہ تعالےٰ صرع جاتی رہیگی۔ اور فرمایا۔ کہ منشی عبدالحق صاحب اکونٹنٹ لاہور کو یہ مرض تھا۔ انہوں نے کئی سال تک استعمال کیا۔ خدا نے شفا دی:۔
(رسالہ حکیم حاذق ماہ اپریل ومئی ۱۹۲۷ء صٓ)

۶۔ تپ دق

افیون - بھنگ - جوز ماثل کافوز - کونین - مغز تخم بیدانہ عرق سم الفار مساوی الوزن پیس چھان کر سونٹھ کے دانہ کے برابر گولیاں بنائیں۔ اور ایک گولی ہر روز کھلائیں۔ (ایضاً صٓ)

۷۔ حب صبر

فلفل گرد ۲½ تولہ - فلفل دراز ۲½ تولہ
سہاگہ بریاں ۳½ تولہ - بذر البنج ۲½ تولہ
کتیرا ۶۔ ماشہ - گندھک مصفیٰ ۲ تولہ
سبوس اسبغول ۶ ماشہ - صبر سقوطری ۷ تولہ
بآبِ گھیکوار ایک پاؤ سحق نمودہ حبوب سازند۔ برائے امراضِ شکم ومعدہ ورياح خیلے مفید۔
(حکیم حاذق بابت ماہ جون ۱۹۲۷ء صٓ ۳۱)

نوٹ:۔ ان گولیوں کو آپ "پیٹ کی بہاڑو" کہا کرتے تھے۔
(سیرت مسیح موعود مؤلفہ شیخ یعقوب علی صاحب صٓ)

۸۔ حب مقوی دماغ وبدن ودافع کسل

مرکب فولاد کونین ۳ ماشہ - جدوار ۳ ماشہ - افیمن ۳ ماشہ - مشک ۳ ماشہ
مروارید ۳ ماشہ - کافور ۳ رتی
گولیاں بقدر نخود بنا دیں (باقی آئندہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۹۔ ضعفِ دماغ

"کمزوریٔ دماغ کے لئے میری دانست میں یخنی جیسی کوئی عمدہ چیز نہیں ہے وہ استعمال کرنی چاہیئے"۔
(مکتوبات بنام مولوی عبداللہ صاحب سنوری صفحہ ۴۴)

سیرت مسیح موعودؑ مولفہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کئی قسم کی مقوی دماغ ادویات کا استعمال فرمایا کرتے تھے۔ مثلاً کوکا۔ کولا مچھلی کے تیل کا مرکب۔ ایسٹن سیرپ۔ کونین فولاد وغیرہ (ص۴۴)

۱۰۔ سل

و۔ مولوی عبداللہ صاحب سنوری مرحوم کے ایک رشتہ دار منشی غلام قادر صاحب تھے انہیں مرض سل ہوگئی۔ مولوی صاحب انہیں علاج کے لئے قادیان حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس لائے۔ اور علاج ہوتا رہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی ان کے لئے ایک نسخہ تجویز فرمایا۔ جو سنور واپس جاکر وہ استعمال کرتے رہے۔ چنانچہ ایک خط میں حضور مولوی عبداللہ صاحب سنوری کو لکھتے ہیں۔

"چاہیئے کہ توجہ سے ان کا علاج کریں۔ اور ماء الشعیر میں یہ دوائیں ڈال دیا کریں۔

عناب	تخم خشخاش سفید
۵ دانہ	۵ ماشہ
سپستان	اصل السوس مقشر
۷ دانہ	۳ ماشہ
کہربا	سرطان مغسول
۵ رتی	۳ عدد

اور جلد جلد اطلاع دیں اور بنفشہ اب ڈالنا مناسب نہیں" (مکتوبات بنام مولوی عبداللہ صاحب سنوری ص۳۲)

اسی طرح منشی غلام قادر صاحب کو لکھتے ہیں:۔

"مناسب ہے کہ ایک شیشی پوٹ ڈائن کی جو انگریزی دوا ہے خرید کر لیں۔ اور غذا کے بعد ایک چائے کے چمچہ کی مقدار پی لیا کریں اور اگر موافق تو دو چمچے پی لیا کریں اور کبھی دودھ میں چائے ڈال کر پیویں۔ ایسی غذا کھائیں جو جلد ہضم ہوجائے" (ایضاً ص۳۲)

ایک اور خط میں تحریر فرماتے ہیں۔

"جو گولیاں بھیجی گئی ہیں۔ ان میں ہرگز کوئی بری چیز نہیں ہے۔ صرف کسی وجہ سے دھوکہ لگا ہے۔ مناسب ہے کہ اول ایک گولی کا چہارم حصہ کھا لیا کریں پھر رفتہ رفتہ گولی زیادہ کرلیں۔ اور قریب دو رتی کے کہربا پیس کر کھایا کریں"۔ (ایضاً ص۳۲)

ب۔ مولوی عبداللہ صاحب سنوری کے بڑے لڑکے منشی رحمت اللہ صاحب جو آج کل سنور میں ہیں۔ وہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں بعارضہ تپ دق بیمار ہوگئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم ہوا۔ تو حضور نے مولوی عبداللہ صاحب کو لکھا:۔

"میں ایک نسخہ اس خط کے ہمراہ بھیجتا ہوں۔ وہ میرے بہت سی جگہ تجربہ میں آچکا ہے۔ برگ بید اور گل نیلوفر کے عرق کے ساتھ اس کو کھانا چاہیئے" نسخہ حسب ذیل ہے۔

نسخہ مرض دق وسل و دیگر تپہا

هوالشافی

طباشیر	صمغ کتیرا	نشاستہ
۲ درم	۲ درم	۲ درم
گلسرخ منزوع	رب السوس	
۶ درم	۶ درم	
مغز تخم خیارین	کدو	تخم خرفہ
۴ درم	۴ درم	۴ درم
کافور	زعفران	
یک درم	نیم درم	

کوفتہ بیختہ بہ لعاب اسبغول اقراص بندند۔ خوراک دو نیم درم

یہ سب دوائیں قرص بناکر اور ان میں کافور داخل کرکے یا بطور سفوف رکھ کر دو وقت تین تین ماشہ دے دیں اور پھر پانچ پانچ ماشہ کردیں۔ اگر عرق تیار نہ ہو۔ تو بلا توقف یہی نسخہ دیں۔ پھر جلدی سے عرق تیار کرلیں"۔
(مکتوبات بنام مولوی عبداللہ صاحب سنوری ص۴۲)

منشی رحمت اللہ صاحب کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس علاج سے صحت ہوگئی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بھی لکھا۔

"مناسب ہے کہ جب تک پوری قوت نہ ہو۔ دوا کھاتے رہیں۔ ابھی قرص کافور کو نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ اور بہتر ہے۔ کہ اکثر اوقات باہر ہوا میں رہیں اگر ایسی جگہ میسر آئے کہ باغ ہو۔ اور درختوں کا سایہ ہو اور کھلی ہوا۔ تو یہ بہت ہی بہتر ہے۔ اور ایک بڑی دوا ہے۔ اور تاریک جگہ اور بند ہوا کی جگہ میں ہرگز نہیں رہنا چاہیئے۔ باغ کے سایہ کی ہوا حکم اکسیر رکھتی ہے۔ مگر شام کے وقت باغ میں نہ رہیں۔ اور گائے کا دودھ بہت پئیں جس قدر ہوسکے تھوڑا جوش دے لیا کریں"۔ (ایضاً ص۴۵)

نوٹ۔ اسی تسلسل میں یہ ذکر بھی خالی از فائدہ نہ ہوگا کہ سیرت المہدی حصہ اول میں لکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے والد ماجد حضرت مرزا غلام مرتضےٰ صاحب مرحوم کی زندگی میں سل ہوگئی۔ اور چھ ماہ تک آپ بیمار رہے حضرت مرزا غلام مرتضےٰ صاحب نے خود آپ کا علاج کیا۔ اور بطور دوا چھ ماہ تک انہوں نے آپ کو بکرے کے پاؤں کا شوربا کھلایا (ص۴۳)

۱۱۔ لاغری کے اسباب اور علاج

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں۔

"لاغری بدن کی اسباب کے لحاظ سے ضرور تدبیر کرنی چاہیئے۔ بسا اوقات شدت محنت وقلت غذا اور قصور ہاضمہ اور کثرت فکر وغم اور کمی پیدائش خون یا کسی قسم کی حرارت غریبہ لاغری کا موجب ہوجاتی ہے۔ اور اگر معدہ کے افعال میں قصور نہ ہو تو عمدہ غذائیں کھانا۔ دودھ پینا۔ انڈے کھانا۔ یخنی پینا۔ اسکاٹس ایملشن پینا۔ اور شیرہ بادام پیتے رہنا اور کونین فولاد۔ تقویت معدہ کے لئے استعمال کرنا اور راحت و آرام کرنا اور نیند کافی سونا بہت مفید ہوتا ہے۔ اور اگر میسر ہو تو تبدیل آب و ہوا کرنا۔ پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ جناب الٰہی میں عافیت کے لئے دعا کرتے رہنا مفید ہے"۔
(تشحیذ الاذہان ماہ جون ۱۹۱۲ء ص۲۴۳)

ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کو ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرا لڑکا شریف بہت دبلا ہوتا جاتا ہے۔ . . . . . میں نے آج سکاٹس ایملشن لاغری کے لئے اس کو کھلایا ہے"۔
(مکتوبات بنام ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم ص۱۲)

۱۲۔ حرارت غریزی بڑھانے والا نسخہ

بیضہ مرغ دو عدد لے کر آدھ سیر دودھ میں معہ زردی و سفیدی ملا لئے جائیں۔ یا صرف زردی ملائی جائے۔ اور سفیدی نہ ملائی جائے۔ اس کے بعد مصری یا کھانڈ طبیعت کے مطابق اس میں ملائی جائے۔ اور پاؤ بھر سوجی لے کر گھی میں بھونیں۔ سوجی بھوننے کے بعد تین ماشہ زنجبیل بے ریشہ پیس کر سوجی میں ملادی جائے۔ اور پانچ چھ دفعہ چمچہ چلاکر اتار لی جائے۔ یہ یاد رہے کہ سوجی کے ساتھ ہی زنجبیل نہ ڈالی جائے۔ کیونکہ یہ زیادہ آنچ برداشت نہیں کرتی۔ بلکہ جل کر خراب ہوجاتی ہے۔ بعد ازاں دودھ اور انڈوں کو جو ایک طرف رکھے ہوئے ہوں سوجی میں ڈال دیں۔ اور چمچہ چلائیں جب حلوہ ہوجائے تو اتار کر رکھ لیں خوراک ایک تولہ بوقت صبح۔ چند دنوں کے بعد شام کو بھی کھانا شروع کردیں اور طبیعت کے موافق خوراک بڑھادیں
(روایت سید فضل شاہ صاحب مرحوم از رفیق حیات نمبر ۳ جلد ۴ ص۱)

۱۳۔ سکنجبین

آب لیمو	الائچی خورد	عرق کیوڑہ
ایک سیر	۴ تولہ	بقدر ضرورت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سماٹرا میں تبلیغ احمدیت

دارالتبلیغ میں آنیوالے لوگ

۲۷ مارچ کو تین اشخاص ہمراہ امیرالدین صاحب Tebing Tinggi (تبنگ تنگی) سے آئے۔ یہ شہر میدان سے ۸۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ ان کے آنے کی غرض تحقیق احمدیت تھی۔ مغرب کے بعد سے لے کر رات کے اڑھائی بجے تک ان کو مختلف مسائل سمجھائے۔ پھر فجر کی نماز کے بعد سے لیکر ساڑھے چھ بجے تک تبلیغ کی۔ خدا کے فضل و کرم سے بہت اچھا اثر لیکر گئے۔ امیرالدین صاحب تقریباً دس ماہ سے احمدیت کے دلدادہ ہیں۔ وہ انجمن محمدیہ کے خاص رکن تھے۔ جب انجمن کے کارکنان کو معلوم ہوا کہ وہ احمدیت کی طرف مائل ہیں۔ تو ان کو انجمن سے خارج کر دیا گیا۔ مگر وہ خدا کے فضل سے احمدیت میں پختہ ہیں۔ اور نہایت دانشمندی کے ساتھ احمدیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔

۲۹ مارچ کو پھر وہ مع اپنے تمام اہل و عیال کے (یعنی والدہ۔ اہلیہ۔ ہمشیرہ دو لڑکیاں) احمدیت کے متعلق واقفیت بڑھانے کے لئے میدان میں آئے۔

چونکہ امیرالدین صاحب کے چھوٹے بھائی احمدیت کے سخت مخالف ہیں۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح ان کی والدہ جلد احمدیت میں داخل ہو جائیں۔ اگر ان کی والدہ احمدی ہو گئیں۔ تو انکو کسی دوسرے کی مخالفت کی پروا نہیں ہوگی۔

مضامین:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں بندہ نے یوم التبلیغ کے لئے دو مضامین لکھے ایک توحید باری پر از روئے بائبل ڈچ زبان میں اور دوسرا تردید دلائل الوہیت المسیح پر ملایا زبان میں۔ یہ دونوں مضامین ٹریکٹ کے رنگ میں دو ہزار چھاپے

لیکچرز:۔ عرصہ زیر رپورٹ میں دارالتبلیغ میں ہر ہفتہ کی شام کو بندہ اور مولوی محمد ادریس صاحب کا لیکچر ہوتا رہا۔

تعلیم:۔ پولو براین کے بچوں کی تعلیم کے لئے مولوی محمد ادریس صاحب باقاعدہ ہر روز ۲ بجے سے لے کر پانچ بجے تک پڑھانے کے لئے جاتے رہے علاوہ ازیں میدان میں ۸ بجے سے لیکر ۱۰ بجے تک بعض طالب علموں کو وہ پڑھاتے ہیں۔ اور بعض کو بندہ خود پڑھاتا ہے۔

نومبائع:۔ اس عرصہ میں صرف ایک عورت کو بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ بعض لوگوں کو بیعت کی تحریک کی جارہی ہے۔

یوم التبلیغ کی مختصر رپورٹ

امسال بھی خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ میدان کے تمام مردوں کو غیر مسلم اقوام میں تبلیغ اسلام کا شرف حاصل ہوا۔ گذشتہ سال کے دستور کے مطابق احباب جماعت کو کئی گروہ میں تقسیم کیا گیا۔ بعض کو گرجوں سے آنے والوں کیلئے مقرر کیا۔ اور بعض کو مختلف محلات اور مقامات میں بھیجا۔ بعض کو زبانی تبلیغ کرنے کا موقع ملا۔ اور بعض کو صرف ٹریکٹ تقسیم کرنے کی توفیق ملی۔ ٹریکٹ کل دو ہزار کی تعداد میں چھپے۔ ڈیڑھ سو تو ڈاک کے ذریعہ تقسیم کیا اور باقی سوائے چند کے دستی اگر خدا توفیق دے تو آئندہ سال انشاءاللہ تین زبانوں میں ٹریکٹ شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ ایک ملایا میں دوسرا ڈچ اور تیسرا باٹا زبان میں۔ کیونکہ موخرالذکر کے لوگوں میں سے کثرت سے عیسائی ہو رہے ہیں۔

یوم التبلیغ منانے کے لئے بندہ ہمراہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میدان سیانتر Siantar گئے۔ جو میدان سے ۱۳۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اور جہاں عیسائیوں کی کثرت اور ان کا زور ہے۔ سات بجے صبح کی گاڑی پر ہم میدان سے روانہ ہوئے۔ اور دس بجے پہنچ گئے۔ ساڑھے دس بجے سے لے کر دو بجے تک تمام شہر میں پھرتے رہے۔ اور عیسائیوں میں ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اتفاقاً جب ہم ایک گرجا کے پاس سے گذرے تو نماز سے فارغ ہو کر سینکڑوں مرد و عورتیں گرجا سے نکل رہے تھے۔ ہم نے اس وقت ڈیڑھ سو سے زائد ٹریکٹ تقسیم کئے۔ اس کے بعد بعض پادریوں سے ملنے کی کوشش کی۔ مگر ملاقات نہ ہوئی۔ پریذیڈنٹ صاحب تو بوجہ دوسرے دن کی رخصت نہ ہونے کے واپس آ گئے۔ اور میں ٹھر گیا۔ ساڑھے سات بجے رات کو ایک گرجا میں گیا۔ جس کا پادری یورپین تھا۔ اس وقت کچھ اور اشخاص بھی موجود تھے۔ ان کے لیکچر اور نماز کا وقت تھا۔ دوران لیکچر میں پادری صاحب نے حضرت مسیح کے اس معجزہ کا ذکر کیا۔ جو کہ یونس نبی کا تھا۔ جب وہ گیت اور نماز سے فارغ ہوئے تو بندہ نے مندرجہ ذیل گفتگو کی۔

ایک پادری سے گفتگو

احمدی:۔ آپ نے جو یہ ذکر کیا ہے۔ کہ یسوع مسیح کو یونس نبی والا معجزہ دیا گیا۔ کیا یہ درست ہے؟

پادری:۔ ہاں درست ہے۔ کہ خداوند یسوع کو وہی معجزہ دیا گیا تھا۔

احمدی:۔ مچھلی کے پیٹ میں یونس نبی زندہ رہے تھے یا مردہ؟

پادری:۔ زندہ۔

احمدی:۔ کیا یسوع مسیح بھی زمین میں زندہ تھے یا مردہ؟

پادری:۔ مردہ

احمدی:۔ پھر مشابہت تو نہ رہی۔ کیونکہ یونس نبی تو مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہے۔ مگر یسوع مسیح زمین میں مردہ۔

پادری:۔ نہیں صاحب! مشابہت زندگی اور موت میں نہیں۔ بلکہ وقت کے لحاظ سے ہے۔

احمدی:۔ وقت میں مشابہت کیسی؟ جمعہ کی شام کو یسوع قبر میں رکھے گئے اور اتوار کو سورج نکلنے سے پیشتر وہاں سے غائب ہو گئے۔ زیادہ سے زیادہ ایک دن اور دو راتیں بنتی ہیں۔

پادری:۔ ایسی باتوں کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیئے۔ یہاں صرف دن اور رات کا ذکر کرنا مقصود ہے۔ ہم تعداد کو اہمیت نہیں دیتے۔ اصل بات اس میں صرف یسوع مسیح کے جی اٹھنے کا ذکر ہے۔

احمدی:۔ اگر صرف دن اور رات کا ذکر ہی کرنا مقصود ہوتا تو کیوں تین دن اور تین رات کہا گیا دن اور رات کہنا کافی تھا۔ کیا آپ مسیح کے دو مرتبہ "تین" کہنے کو فضول سمجھتے ہیں۔

اسپر کوئی جواب دئے بغیر جانے لگے تو میں نے جھٹ گفتگو کا رخ بدل کر کہا۔ مجھے ایک اور بات دریافت کرنا ہے اس پر وہ پھر بیٹھ گئے۔

احمدی:۔ کیا واقع میں یسوع صلیب پر مرے تھے۔ یا صرف بیہوش ہوئے تھے

پادری:۔ یقیناً مرے تھے۔ بے ہوش ہرگز نہ تھے۔ اگر صرف بے ہوش تھے تو کفارہ کیسا؟

احمدی:۔ توریت میں لکھا ہے۔ کہ جو صلیب پر مرتا ہے۔ وہ ملعون ہوتا ہے۔ اس بارہ میں آپ کی کیا رائے ہے۔

پادری:۔ بے شک وہ ہماری خاطر ملعون ہو گئے۔ اس میں کیا حرج ہے؟

احمدی:۔ معاذ اللہ! مسیح کیلئے تو الگ رہا۔ کیا آپ اپنے لئے اور اپنے بال بچوں کے لئے اس قسم کے الفاظ سننا گوارا کرینگے؟ پھر جس لفظ کو آپ اپنی ذات کے لئے گوارا نہیں کر سکتے یسوع مسیح کے متعلق کیونکر استعمال کر سکتے ہیں۔

اس پر وہ ایسا لاجواب ہوا۔ کہ جھٹ اٹھکر بجلی بجھانے لگ گیا اور میں واپس آگیا۔

جماعت احمدیہ پاڈانگ

سوموار کو تین بجے کی گاڑی پر بندہ میدان واپس آیا۔ جماعت احمدیہ پاڈانگ نے بھی دو قسم کے ٹریکٹ شائع کئے۔ ایک ملایا میں اور دوسرا ڈچ میں ڈچ زبان میں محمد یوسف صاحب نے ترجمہ کیا۔ گذشتہ سال بھی پاڈنگ میں انہوں نے ترجمہ کیا تھا۔ ابھی تک انہوں نے بعض وجوہات پر بیعت نہیں کی۔ مگر احمدیت کی صداقت کے قائل ہیں۔

خاکسار ابوبکر ایوب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار کانفرنس میں کیا دیکھا؟

از جناب سید مقبول حسین صاحب نازش اجتہادی جوہری محلہ لکھنؤ

آنکھوں نے احرار کو دیکھا   دل نے مکر اشرار کو دیکھا
نگڑوں میں بیمار کو دیکھا   ملت کے غدار کو دیکھا

اچھے انڈے گندے دیکھے   گھسے دیکھے پھندے دیکھے
ہر جھولی میں چندے دیکھے   سیم و زر کے بندے دیکھے

لیڈر دیکھے بھاری بھر کم   بوجھ سے جن کا چلنا تھم تھم
دید کے قابل توند کا عالم   عرض بہت تھا طول بہت کم

جے سر اتنی رائیں دیکھیں   بیل نما کچھ گائیں دیکھیں
جبے اور عبائیں دیکھیں   قوم کے سر پہ بلائیں دیکھیں

مسجد توڑ نمازی دیکھے   ترکی دیکھے تازی دیکھے
رومی دیکھے رازی دیکھے   ننھے منے غازی دیکھے

صلفے دیکھے پٹکے دیکھے   چلتے پھرتے مٹکے دیکھے
لیڈر ہی سب بھٹکے دیکھے   دل دولت میں اٹکے دیکھے

سالن روٹی والے دیکھے   ہڈی بوٹی والے دیکھے
لال لنگوٹی والے دیکھے   لشکر چوٹی والے دیکھے

ڈنڈے دیکھے جھنڈے دیکھے   موٹے اور مسٹنڈے دیکھے
میز پہ ابلے انڈے دیکھے   مولوی دیکھے پنڈے دیکھے

صورت کالی گوری دیکھی   آٹا دیکھا بوری دیکھی
کثرت کی شہزوری دیکھی   ملت کی کمزوری دیکھی

کثرت دیکھی وحدت دیکھی   مفت کی لٹتے دولت دیکھی
پنجابی کی جرأت دیکھی   بیچ کی بنی جو درگت دیکھی

بوٹ دیکھی بانا دیکھا   حافظ دیکھے کانا دیکھا
بانا دیکھا تانا دیکھا   چندہ دیکھا کھانا دیکھا

لال بھبوکا وردی دیکھی   رخ پر لیکن زردی دیکھی
خونِ دل میں سردی دیکھی   چہرہ پر نامردی دیکھی

سسرے دیکھے سالے دیکھے   پاٹے نالے والے دیکھے
مکڑی دیکھی جالے دیکھے   ٹین کے برچھے بھالے دیکھے

گھوڑے دیکھے خچر دیکھے   تانگے دیکھے موٹر دیکھے
بگھی میں کچھ لیڈر دیکھے   منہ کے آگے چھپر دیکھے

مرے اور مرجلے دیکھے   موٹے موٹے بلے دیکھے
کتے دیکھے پلے دیکھے   جو دیکھے سڑبلے دیکھے

صورت مسکینوں کی بنائے   دل کی باتیں دل میں چھپائے
ترچھی ٹرکش کیپ لگائے   مظہر علی اسٹیج پہ آئے

ہر سُر میں اک راگ الاپا   ہر مذہب اک گزسے ناپا
منڈوے نے یوں صدر کو چھاپا   مرغ کے اوپر جیسے ٹاپا

بک بک کر بھیجا کھایا   مفت میں سب کا وقت گنوایا
صدر نے آخر کیا فرمایا   کچھ نہ سمجھ میں ایک کی آیا

پر جو نکلے شامت آئی   مذہب بیچا کرسی پائی
کیوں نہ کہیں ان کو ہرجائی   اپنے چھوڑے پکڑے نائی

شیعہ صورت اصل وہابی   بھوری آنکھیں گال گلابی
مفلس لیڈر ٹھاٹھ نوابی   بہکے بہکے جیسے شرابی

ناتح بھر کر کے خوب لبھایا   جھوٹا سچا حال سنایا
کہہ گئے سب کچھ یہ نہ بتایا   قوم کا چندہ کتنا کھایا

(زمیندار ۲۸ اپریل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانگرس مسلمانوں کو کیوں اور کس طرح ساتھ ملانا چاہتی ہے

پنڈت جواہرلال صاحب نہرو کا تازہ بیان

الہ آباد۔ ۲۷ اپریل۔ صدر کانگرس پنڈت جواہرلال نہرو نے حسب ذیل بیان شائع کرایا ہے:-

کچھ عرصہ سے چند در چند وجوہ کی بنا پر کانگرس میں مسلم عنصر کا اضافہ کرنے کے سوال پر زیادہ توجہ دی جا رہی ہے۔ یہ سوال کانگرسی ہندو اور مسلمانوں کے علاوہ ان حضرات کے بھی زیر غور رہا ہے۔ جنہیں کانگرس کے ساتھ ہمدردی ہے۔ مگر کانگرس میں شامل ہوتے میں انہیں قدرے تامل ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ ہندوستان کے مسلمانوں میں بیداری کے آثار ہویدا ہیں مسلم عوام بھی اب عام طور پر دیگر اہل وطن کے ساتھ مشترکہ اقتصادی مسائل پر زیادہ توجہ دیتے ہیں۔

اس نئی تحریک کے خلاف بعض مقتدر مسلمان حضرات جو فرقہ دار انجمنوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ مسلمانوں کو کانگرس میں شامل ہونے سے باز رکھنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ بلکہ انہوں نے مسلمانوں کو انتباہ کیا ہے۔ کہ اگر وہ کانگرس کے ساتھ مل گئے۔ تو اس کے نتائج نہایت تباہ کن ہونگے۔

میں ان مباحث میں پڑنا نہیں چاہتا۔ جن کے متعلق ذاتیات کا رنگ اختیار کر لینے کا اندیشہ ہے۔ اور پھر جن کے دوران میں غیر متعلقہ مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔ میں نے یہ بیان کسی بحث میں پڑنے کے لئے شائع نہیں کیا میں خیالات کی وضاحت ضروری خیال کرتا ہوں۔ اور چاہتا ہوں۔ کہ کانگرس کی پوزیشن کے متعلق کسی قسم کی غلط فہمی کا امکان باقی نہ رہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ بعض اوقات کانگرسی بھی یہ بات سمجھ نہیں سکتے۔ جو مسلمانوں اور دیگر مذہبی جماعتوں کے ساتھ مناسبت اور مصالحت کرنے کی تجویزیں پیش کرتے رہتے ہیں۔

کانگرس کی پوزیشن

کانگرس ایک سیاسی انجمن ہے۔ ملک کے اقتصادی مسائل کے ساتھ بھی اس کا گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ ہندوستان کے عوام پر اور باتوں کی نسبت ان مسائل کا زیادہ اثر پڑتا ہے۔ کانگرس کا نصب العین سیاسی خود مختاری ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے لوگ بلا امتیاز مذہب و ملت اختیارات حکومت اپنے ہاتھ میں لیں۔ ہندوستان میں جو کروڑہا باشندے آباد ہیں۔ ان میں سے ہر ایک ان اختیارات میں حصہ دار ہو۔ اور اس نظام حکومت سے مستفید ہو سکے۔ جس کیلئے ہم کوشش کر رہے ہیں۔ یہی وہ نظام ہے جس کے ماتحت ہماری ہلاکت آفرین مفلسی اور بے روزگاری کا خاتمہ ہو سکتا ہے ہندوستانیوں کا مذہب خواہ کچھ ہو۔ غلامی اور افلاس ان سب کے نصیبے میں مشترک ہے۔ اسی طرح آزادی اور اقتصادی اور تمدنی بہتری بھی ان سب کے لئے مشترکہ ہونی چاہیئے۔ یہ صورت پیدا کرنے کیلئے کانگرس سب کیلئے ایک مشترکہ پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے۔ کانگرس کو چونکہ زیادہ خیال عوام اور ان کی بھلائی کا ہے۔ اس لئے وہ عوام کی طرف بڑھتی ہے۔ انہیں منظم کرتی ہے۔ انہیں مشورے دیتی ہے۔ اور ان سے طاقت حاصل کرتی ہے

مذہب اور کانگرس

کانگرس چونکہ سیاسی انجمن ہے۔ اس لئے اسے مذہب اور مذہبی معاملات سے کوئی واسطہ نہیں۔ لیکن چونکہ مذہب اور تمدن بعض افراد کے نزدیک بہت زیادہ اہمیت رکھتے ہیں۔ اس لئے وہ یہ جاننے کے بجا طور پر حقدار ہیں۔ کہ ان کے بارے میں کانگرس کا نظریہ کیا ہے اس لئے کانگرس نے کراچی میں نہایت صاف اور واضح الفاظ میں اعلان کر دیا تھا۔ کہ تمام ہندوستانیوں کے اساسی حقوق میں یہ مسلمہ امر ہوگا کہ انہیں مذہب اور مذہبی معاملات میں کامل آزادی حاصل ہوگی۔ اور ان کے تمدن زبان اور رسم الخط کی حفاظت کی جائے گی۔ تمام شہری خواہ وہ کسی مذہب فرقہ یا جماعت سے تعلق رکھتے ہوں۔ قانون کی نظروں میں یکساں اور مساوی حیثیت کے ہونگے۔ اور حق رائے دہی بالغوں کے حق رائے دہی کے اصول پر مبنی ہوگا۔

اس اعلان کا اعادہ کانگرس کے انتخابی اعلان میں بھی کر دیا گیا تھا۔ اس کا اطلاق تمام اکثریتوں اور اقلیتوں پر یکساں طور پر ہوتا ہے۔ اور یہ گمان بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ کانگرس بھی اس میں کوئی تغیر یا تبدیلی کرے گی۔

صرف دو پارٹیاں

میں نے کئی بار اخبارات میں اور پبلک جلسوں میں کہا ہے۔ کہ ہندوستان میں صرف دو پارٹیاں ہیں۔ ایک کانگرسی اور دوسری برطانی ملوکیت پسندی۔ ممکن ہے کہ یہ کسی حد تک غلط ہو۔ کیونکہ ملک میں بے شمار پارٹیاں بڑی یا چھوٹی موجود ہیں۔ لیکن میرے کہنے کا اصلی مطلب یہ تھا۔ کہ آج کل ہندوستان میں صرف دو بڑی قوتیں ہی نبرد آزما ہیں۔ جن میں سے ایک کانگرس ہے۔ اور دوسری برطانیہ کی ملوکیت پسندی۔ ان کے علاوہ جو دیگر پارٹیاں ہیں۔ وہ کسی خطرے کے وقت ان دونوں میں سے کسی ایک کی طرف ہو جاتی ہیں۔ یا محض تماشائی کی حیثیت اختیار کر لیتی ہے اور کسی شمار و قطار میں نہیں رہتیں۔

اصلی تحفظ

کسی قوم یا فرقہ کی طاقت کا انحصار اس کی اکثریت پر نہیں اور نہ مجالس وضع قوانین میں چند مخصوص نشستیں مل جانے سے اسے طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اور نہ غیر ملکیوں کی پناہ میں وہ طاقتور بن سکتی ہے۔ قومیں طاقت اپنے اندر سے حاصل کرتی ہیں۔ نیز ایک مشترکہ نصب العین کی خاطر باہمی تعاون سے حاصل ہوتی ہے۔ ہندوستان کی اقلیتیں غیروں کی پرورش سے فروغ حاصل نہیں کر سکتیں۔ وہ اپنی طاقت اور استعداد سے ہی ترقی کر سکتی ہیں۔

کشیدہ کاڑھنے کی مشین

شریف ہو بیٹیوں کو باسلیقہ اور ہنرمند بنانے کے لئے یہ بہترین چیز ہے۔ زنانہ سکولوں کی لڑکیاں فائدہ اٹھا رہی ہیں اُونی سُوتی ریشمی کپڑوں پر پھول پتے گلکاری وغیرہ کشیدہ کا کام گھنٹوں دنوں میں بآسانی ہو سکتا ہے۔ شریف لڑکیوں کا شغل امیر زادیوں کا سنگار غریب عورتوں کا روزگار ہے۔ کشیدہ سکھانے کی کتاب ہمراہ مفت ملیگی۔ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (عہ) محصولڈاک ۸ر دو عدد کے خریدار کو محصولڈاک معاف

پتہ :- یونین سپلائنگ کمپنی پوسٹ بکس ۱۶۵ دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا کوئی شخص یہ گمان بھی کر سکتا ہے کہ ہندوستان کی کوئی اکثریت سکھوں کو جن کی تعداد نہایت قلیل ہے۔ تباہ کر سکتی ہے۔ اسی طرح کوئی دیوانہ ہی یہ خیال کر سکتا ہے۔ کہ ہندوستان کی کوئی مذہبی اکثریت مسلمانوں کو مغلوب کر سکتی ہے۔ وہ زمانہ اب گزر چکا ہے جب مذہبی جماعتیں مذہبی حیثیت میں سیاسی اور اقتصادی جدوجہد میں حصہ لے سکتی تھیں قرونِ وسطیٰ میں یہ ممکن تھا۔ مگر دورہ حاضرہ میں اس کا گمان بھی نہیں کیا جا سکتا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ہندوستان کی فرقہ وار انجمنیں سیاسی میدان میں نہایت مایوس کن طور پر ناکام رہیں۔ ان میں اختلافات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان پر رجعت پسندوں کا غلبہ ہو جاتا ہے ان میں اندرونی طاقت مقتدر ہوتی ہے۔ اس لئے وہ مراعات کی طلبگار رہتی ہیں۔ یہ مراعات کیا ہیں؟ چند سرکاری ملازمتیں۔ کونسلوں میں چند نشستیں۔ مگر کیا ان سے ملک کے لاکھوں فاقہ کشوں اور بیکاروں کو کوئی فائدہ پہنچتا ہے؟

ان لوگوں کو اب بتدریج اس حقیقت کا احساس ہو رہا ہے۔ جنہیں اپنے فرقہ پرست لیڈروں سے امداد کی توقع کی تھی۔ اس سے مایوس ہو کر وہ اب زیادہ تر کانگرس کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔ اور سیاسی اور اقتصادی قوت اور اختیار حاصل کرنے کی فکر میں ہیں۔

مسلم عوام کو ساتھ ملانے کی تجویز

ہم اگر اب مسلم عوام کو اپنے ساتھ ملانے کی تجویز کرتے ہیں۔ تو یہ کوئی نئی بات نہیں۔ یہ تو شروع سے ہی ہمارے سیاسی پروگرام کا جزو رہا ہے۔ کہ عوام کے ساتھ تعلق زیادہ بڑھایا جائے۔ البتہ اس وقت اس بارے میں جو زور دیا جا رہا ہے۔ یہ نئی بات ہے۔ ہندوستان کے ہندوؤں مسلمانوں سکھوں اور عیسائیوں کے مذہبی معاملات اور امور ان کی ذات سے تعلق رکھتے ہیں۔ جن کی حفاظت کا یقین کانگرس دلاتی ہے۔ لیکن کانگرس انہیں مذہبی حیثیت سے نہیں۔ بلکہ ہندوستان کے فاقہ کش اور مصیبت زدہ عوام کی حیثیت سے دیکھتی ہے جو امداد کے لئے چیخ و پکار کر رہے ہیں واضح رہے۔ کہ کانگرس میں مسلمان بہ تعداد کثیر شامل رہے ہیں۔ اور بے شمار مسلمانوں کو اس کی سرگرمیوں کے ساتھ ہمدردی رہی ہے۔ ہمارے مقتدر قومی لیڈروں میں سے بعض لیڈر مسلمان ہیں۔ مگر اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمان عوام کو ہم نے نظر انداز کئے رکھا۔ اب ہم اس فروگذاشت کی تلافی کرنا چاہتے ہیں۔ اور کانگرس کا پیغام مسلم عوام تک پہنچانا چاہتے ہیں دوسروں کو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اگر انہیں کانگرس کی سیاسی اور اقتصادی پالیسی سے اختلاف ہے تو انہیں پوری آزادی حاصل ہے۔ کہ وہ اپنی پالیسی کا پروگرام عوام کے سامنے رکھیں۔ چوٹی کے چند آدمیوں کو ساتھ ملا لینے سے ہمارے مسائل حل نہیں ہو سکتے۔ پرانی طرز کی آل پارٹیز کانفرنسوں پر ہمیں اب کوئی اعتقاد نہیں رہا۔ جن میں فرقہ وار انجمنوں کے چند آدمی بطور نمائندہ شریک ہوئے تھے۔ اور لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ ایسی کانفرنسوں کا ہمیں کافی تجربہ ہو چکا ہے اور یہ تجربہ ایسا نہیں۔ کہ ہم اسے دہرانے کی کوشش کریں۔ البتہ ہم ان لوگوں کے ساتھ اپنے مسائل کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے کو تیار ہیں جو ان مسائل کو حل کرنا چاہتے ہیں۔ خواہ انہیں ہمارے ساتھ اتفاق ہو یا نہ ہو مگر ان مسائل کا حل آل پارٹیز کانفرنسوں میں نہیں ہو سکتا۔

معاہدہ کرنے کی تجویز

جو لوگ یہ تجویز کرتے ہیں کہ کانگرس مسلمانوں یا دیگر مذہبی انجمنوں کے ساتھ معاہدہ کرے۔ وہ ان قوتوں سے ناآشنا معلوم ہوتے ہیں۔ جو ہمارے عوام میں تحریک پیدا کر رہی ہیں ہم نے آپس میں اور ان لوگوں کے ساتھ جو قومی اور اقتصادی آزادی چاہتے ہیں۔ جو ہمارے عوام میں تحریک پیدا کر رہی ہیں۔ ہم نے آپس میں اور ان لوگوں کے ساتھ جو قومی اور اقتصادی آزادی چاہتے ہیں۔ ایک نہایت اہم معاہدہ کر رکھا ہے کہ ہم اس مشترکہ نصب العین کے لئے جدوجہد جاری رکھیں گے اس معاہدے میں ہندوؤں، سکھوں اور عیسائیوں کی طرح مسلمان بھی شریک ہیں۔

ایک اور تجویز

بعض لوگ یہ تجویز پیش کرتے ہیں۔ کہ نیم فرقہ وار قومی پارٹیاں ملک میں قائم کی جائیں۔ مثلاً مسلم کانگرس پارٹی قائم کی جائے۔ مگر میرے نزدیک یہ طریقہ بھی غلط ہے۔ اس سے بھی فرقہ پرستی کی حوصلہ افزائی کا امکان ہے زمانہ ماضی میں نیشنلسٹ مسلم پارٹی کا ہمیں جو تجربہ ہوا ہے۔ وہ خوشگوار نہ تھا اس سے عوام پریشان ہوتے ہیں۔ جنہیں کانگرس کے ساتھ اختلاف ہے۔ وہ یقیناً ایسی پارٹیاں اور گروہ بنا لیں گے۔ لیکن جنہیں کانگرس سے اختلاف نہیں انہیں دروازے پر کھڑا رہنے کی ضرورت نہیں۔ انہیں وطنیت کے ایوان میں داخل ہو کر وطن کے لئے پالیسی مرتب کرنے میں شریک ہونا چاہیئے۔ آج کئی ایسے حضرات موجود ہیں جو کانگرسی کہلاتے ہیں۔ اپنے آپ کو آزادی کے حامی ظاہر کرتے ہیں۔ مگر وہ فرقہ دار انجمنوں کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ اور اس طرح اپنی طاقت زائل کر رہے ہیں۔ نازک زمانہ آ رہا ہے۔ ہندوستانیوں کو کئی نہایت اہم فیصلے کرنے ہونگے۔ چھوٹے چھوٹے اور غیر حقیقی فرقہ دار مسائل ایک کالعدم ہو رہے جا رہے ہیں۔ اور حقیقی مسائل جن کے ساتھ ملک کی قسمت وابستہ ہے ہندوستان اور ساری دنیا میں رونما ہو رہے ہیں ہمارا کیا جواب ہونا چاہیئے؟ کیا یہ کہ ہم ہندو یا مسلمان یا سکھ یا عیسائی ہیں۔ کیا ہمارے لئے یہ واجب ہے کہ ہم ان چھوٹی چھوٹی راہوں پر گامزن رہ کر اس صحرا میں گم ہو جائیں؟ یا ہمارا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ استقلال اور ہمت کے ساتھ اپنے مضبوط ہاتھوں سے حالات...

لاہور میں ریلوے پارسل بازاروں میں تقسیم کرنیکی سکیم

ایک ضروری احتیاط

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے لاہور میں ریلوے پارسلوں کو بازاروں میں تقسیم کرنے کی جو سکیم جاری کی ہے۔ اس کی ترقی کے متعلق "ڈیلی ہیرلڈ" کے نمائندہ کو معلوم ہوا ہے۔ کہ لوگ ابھی تک اس سکیم سے کماحقہ، فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ جس کی وجہ یہ ہے۔ کہ ان لوگوں نے جو عام طور پر پارسل وصول کرتے ہیں اور ارسال کنندگان کو اس بات سے مطلع نہیں کیا۔ کہ اس طریق کے چلانے کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ پارسل پر "Street Delivery" (سٹریٹ ڈیلیوری) لکھا جائے۔

وہ لوگ جو ریلوے کے ذریعہ تازہ پھلوں کے پارسل وصول کرتے ہیں۔ انہیں یہ امر خاص طور پر ملحوظ رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ میونسپل ٹرمینل ٹیکس کے ملازمین انہی پارسلوں کو بغرض تقسیم باہر لے جانے کی اجازت دیں گے۔ جن پر یہ الفاظ لکھے ہوئے ہوں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت نمبر ۱۱۷۱۴

منکہ الٰہ دین ولد نتھا قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر تقریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۷ء ساکن لودی ننگل ڈاک خانہ فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جنوری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائداد مندرجہ ذیل ہے جس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔
زمین زرعی واقعہ لودی ننگل ۳ گھماؤں قیمت تعدادی ۹۰۰/- ایک مکان خام ہائشی واقعہ لودی ننگل قیمتی ۲۰۰/- ہے۔ جس کے نصف حصہ کا میں مالک ہوں جس کی کل کی قیمت ۱۰۰۰/- روپیہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ مبلغ ۵ ماہوار مجھے میرے لڑکے خرچ بھیجتے ہیں۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ اور میری کوئی جائداد نہیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی اب روپیہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو وہ روپیہ اس جائداد سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:- اللہ دین ولد نتھا ساکن لودی ننگل نشان انگوٹھا
گواہ شد:- فضل احمد ولد چوہدری علی محمد ساکن لودی ننگل ضلع گورداسپور
گواہ شد:- فقیر اللہ سب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز [illegible] چنوں۔ حال لودی ننگل
گواہ شد:- سردار محمد تحریر کنندہ وصیت لودی ننگل

پستول خریدو
تمہیں کوئی منع نہیں کرے گا

تمہیں لائسنس بھی نہیں لینا پڑے گا۔
دل ہلا دینے والی خوفناک آواز
جنگل میں رہنے والوں کا حمایتی
چوروں اور بدمعاشوں کی روح فنا کرنے والا
ایک وقت میں دس کارتوس بھر لو۔ پھر جب چاہو ایک فیر کردو
اگر چاہو تو یکے بعد دیگرے سب فیر کردو
آواز سنکر دشمن فرار ہو جائیں گے
جنگلی جانور بھاگ جائیں گے
صرف برما۔ بنگال اور بہار اڑیسہ میں لائسنس ہے
باقی ہر جگہ یہ پستول ہر شخص رکھ سکتا ہے
جرمنی کا بنا ہوا خوفناک الارم پستول
اس کے ساتھ ایک سو کارتوس مفت
ایک پستول معہ سو کارتوس کی قیمت چار روپیہ
محصول ڈاک آٹھ آنے۔ علیحدہ کارتوس کی قیمت ایک روپے کے سو
مینیجر حسن امپورٹ کمپنی ۲ کلاں محل دہلی

ضلع جالندھر و ہوشیارپور میں اراضیات نیلام ہوتی ہیں

نمبران خسرہ ۱۷، ۱۳۱۲، ۲۹، ۱۳۰ کل رقبہ ۶۹ کنال واقعہ موضع راہوں تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر جو صدر انجمن احمدیہ کی مملوکہ و مقبوضہ قابل فروخت ہے، بر موقعہ پر ۳۰ اپریل ۱۹۳۷ء کو بروز جمعہ اور ۳ کنال اراضی زرعی و ایک سکنی واقعہ جو ہر گڑھ ضلع ہوشیارپور میں صدر انجمن کی مملوکہ و مقبوضہ ہے۔ اور برموقعہ ۲ مئی ۱۹۳۷ء کو بروز اتوار موقعہ پر منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے۔ بولی ختم ہونے پر ۱/۴ حصہ زر نیلام فوراً وصول کر لیا جائیگا۔ اور بقیہ ۳/۴ زر ثمن صدر انجمن احمدیہ قادیان سے منظوری حاصل ہونے پر وصول کر کے داخل خارج کرا دیا جائے گا۔ اور گرد کے احمدی دوستوں کو چاہیئے کہ مہربانی فرما کر اپنے اپنے علاقہ میں پروپیگنڈا کر کے زیادہ سے زیادہ خریدار پیدا کرنے کی پر زور کوشش فرما کر ممنون فرمائیں۔ ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

رشتہ مطلوب ہے

میرے ایک احمدی نوجوان دوست برسر روزگار بعض وجوہات کی بنا پر نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ ع۔ن معرفت مینیجر الفضل قادیان۔

اگر آپ کو اپنی رفیق بیوی سے محبت ہے

تو آپ کا فرض ہے۔ کہ اس کے حسن اور صحت کی حفاظت کریں۔ ہم آپ کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ عورت کے حسن اور صحت کو برباد کر دینے والی وہ خوفناک بیماری ہے جس کو سیلان الرحم کہا جاتا ہے۔ اس کی علامات یہ ہیں کہ ایک سفید زردی مائل یا کسی اور رنگ کی رطوبت بہتی رہتی ہے۔ جس سے عورت کی صحت اور حسن اور جوانی کا ستیاناس ہو جاتا ہے۔ سر میں چکر آنا۔ درد کمر۔ بدن کا ٹوٹنا۔ رنگ زرد اور چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ حیض بے قاعدہ کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتا ہے۔ حمل قرار نہیں پاتا۔ اور اگر پایا تو قبل از وقت گر جاتا ہے یا کمزور بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ موذی مرض اندر ہی اندر جسم کو اس طرح کھوکھلا کر دیتا ہے۔ جس طرح لکڑی کو گھن کھا جاتا ہے۔ اس خطرناک بیماری کے دفعیہ کے لئے دنیا بھر میں بہترین دوائی اکسیر سیلان الرحم ہے۔ اسکے استعمال سے پانی کا آنا بالکل بند ہو کر کامل صحت ہو جاتی ہے اور چہرہ پر شباب کی رونق آ جاتی ہے۔ اپنی کیفیت مرض لکھیے۔ قیمت ڈھائی روپیہ ۲/۸
نوٹ:- کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ ملنے کا پتہ:- مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنؤ

مفرح یاقوتی

شادی ہو گئی آپ جو چیز چاہتے ہیں وہ یہ ہے
یہ مرد و عورت کے لئے تریاقی نہایت نفع بخش دل کو ہر وقت خوش رکھنے والی دماغی قلبی اور عصبی کمزوری کیلئے ایک لاثانی دوا ہے اس سے اولاد کی کثرت ہوتی ہے۔ زندگی کی روح اور جوانی کی جان ہے۔ آج ہی استعمال کر کے لطف زندگی اٹھائیے۔ عورتوں اور مردوں کے پوشیدہ امراض کے لئے یہ اکسیر چیز ہے۔ حمل میں استعمال کرنے سے بچہ نہایت تندرست اور ذہین پیدا ہوتا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ کے سے لڑکا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اس کی پانچ روپیہ قیمت سنکر نہ گھبرائیے۔ نہایت ہی قیمتی اور نہایت عجیب الاثر تریاقی مفرح اجزاء مثلاً سونا۔ عنبر۔ موتی۔ کستوری جدوار اصیل یاقوت مرجان۔ کہربا۔ زعفران ابریشم مقرض کی کیمیاوی ترکیب انگور سیب وغیرہ میوہ جات کا رس مفرح ادویات کی روح نکال کر بنایا جاتا ہے۔ تمام مشہور حکیموں اور ڈاکٹروں کی مصدقہ دوائی ہے۔ علاوہ اس کے ہندوستان کے رؤسا، روساء و امراء حضرات کے بے شمار سرٹیفکیٹ مفرح یاقوتی کی تعریف و توصیف کے موجود ہیں۔ چالیس سال سے زیادہ مشہور اور ہر اہل و عیال والے گھر میں رکھنے والی چیز ہے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور تمام اکابرین ملت احمدیہ اسکے عجیب الفوائد اثرات کا اعتراف کرتے ہیں۔ اس کے اندر کوئی زہریلی اور منشی دوا شامل نہیں ہے۔ دنیا بھر میں وہ انسان مفرح یاقوتی استعمال کرتے ہیں جو کمزوری وغیرہ پر فتح حاصل کرنا چاہتے ہیں اور حسن کو جوانی میں خاص زندگی سے لطف اندوز ہونے کی آرزو ہے۔ مفرح یاقوتی بہت جلد اور یقینی طور پر پٹھوں اور اعصاب کو قوت دیتی ہے۔ عورت اور مرد اپنی طاقت اور جوانی کو اس کے ذریعہ قائم رکھ سکتے ہیں۔ تمام مفرحات مقویات اور تریاقات کی سرتاج ہے۔ پانچ تولہ کی ایک ڈبیہ صرف پانچ روپیہ (۵) میں اکسیر کی خوراک دواخانہ مرہم عیسیٰ حکیم محمد حسین بیرون دہلی دروازہ لاہور سے طلب کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

شملہ ۲۷ اپریل۔ ۲۴ اور ۲۵ اپریل کی درمیانی شب سرحدی لشکر کے ایک دستہ نے میران شاہ دتا خیل روڈ پر واقع ایک پل کو تباہ کرنے کی کوشش کی مگر خاصہ داروں نے اس دستہ کو شکست دے کر پسپا کر دیا۔ ۲۶ اپریل کو بنوں رزمک سڑک پر دمدیل اور رزمک کے درمیان دو لاریوں پر حملہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ عمر خیل قبائل نے جو مسعودوں کی ایک شاخ ہے۔ آئندہ امن پسندانہ رویہ کے متعلق یقین دلانے کے لئے ۷ آدمیوں کو یرغمال کے طور پر پیش کر دیا ہے۔ ۲۵ اور ۲۶ اپریل کی درمیانی رات جالیر کیمپ اور ٹوچی کیمپ میں کوئی خلاف توقع حادثہ پیش نہیں آیا۔

لائل پور ۲۷ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج شام یہاں فلور ملز میں آگ لگ گئی۔ آگ بہت جلد تمام عمارت میں پھیل گئی۔ فائر بریگیڈ موقع پر پہنچ گیا اور آگ پر ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد قابو پایا جا سکا۔ نقصان کا اندازہ کئی ہزار روپیہ لگایا جاتا ہے۔

بغداد ۲۷ اپریل۔ حکومت حجاز نے حکومت عراق سے عرب اتحاد کے سلسلہ میں ایک معاہدہ کیا ہے۔ اس کے علاوہ سرحد اور پاسپورٹ کی سہولتوں کے بارے میں بھی معاہدہ ہو گیا ہے۔ حکومت حجاز اور حکومت مصر کے درمیان بھی دوستی کا معاہدہ ہو گیا ہے۔ جس کے نتیجہ میں دونوں حکومتوں کے درمیان خوشگوار تعلقات قائم ہو گئے ہیں۔

پشاور ۲۷ اپریل۔ نواب سر عبدالقیوم وزیر اعظم صوبہ سرحد نے نمائندہ پریس سے ملاقات کے دوران میں کہا۔ اگر صوبہ سرحد کی کانگرس پارٹی آئین کو تباہ کرنے کے کام کو بڑے بڑے صوبوں کے سپرد کر کے اس چھوٹے سے صوبہ میں تعمیری کام پر عمل پیرا ہو تو اہل صوبہ ہمیشہ اس کے احسان مند رہیں گے۔ مزید کہا۔ کانگرس کے ساتھ ہمارا بنیادی اختلاف یہی ہے کہ ہم آئین کے کو صحیح معنوں میں آزمائے بغیر اسے تباہ نہیں کر سکتے۔

سلہٹ ۲۷ اپریل۔ پیلا کانڈی کے ایک مجسٹریٹ کی عدالت میں ایک اکیس سالہ ہندو لڑکی نے بیان دیتے ہوئے کہا۔ اگر آپ نے مجھے اسلام قبول کرنے کی اجازت نہ دی تو میں خودکشی کر لوں گی۔ مجسٹریٹ نے تحقیقات کے لئے اسے پولیس کی حراست میں رکھنے کا حکم دیا۔ لیکن بعد میں اس نے اسے قبول اسلام کی اجازت دیدی۔

لائل پور ۲۷ اپریل۔ حکومت پنجاب نے ضلع لائل پور کے چک نمبر ۴۳۷ جی۔ بی کے زمینداروں کو خریف ۱۹۳۷ء اور ربیع ۱۹۳۷ء اور چک نمبر ۳۹۴ جی۔ بی کے زمینداروں کو ربیع ۱۹۳۷ء کا مالیہ معاف کر دیا ہے۔ یہ معافی اس بہادری کے صلہ میں دی گئی ہے۔ جو ان دیہات کے لوگوں نے ڈاکوؤں کے ایک گروہ کا مقابلہ کرنے اور انہیں گرفتار کرنے میں دکھائی۔

شملہ ۲۷ اپریل۔ وزیر اعظم مالیر کوٹلہ نے بیان شائع کرایا ہے۔ کہ مالیر کوٹلہ کی صورت حالات کے متعلق اخبارات میں جو مضمون شائع ہوا ہے وہ بالکل بے بنیاد ہے۔ وہاں کسی عورت کو گرفتار نہیں کیا گیا۔ نہ شہر کو فوجی کنٹرول میں رکھا گیا ہے۔ اس وقت تک صرف ۷۳ آدمی گرفتار کئے گئے ہیں۔

لکھنؤ ۲۷ اپریل۔ اخبار "پائنیر" کا نامہ نگار متعینہ بستی ہندو مسلم فساد کے حالات پیش کرتا ہوا لکھتا ہے۔ کہ شرارت پسند لوگ آتشزنی پر تلے ہوئے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ایک مسجد اور ۱۴ مکانات کو نذر آتش کر دیا۔

بخارسٹ ۲۷ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ رومانیہ کے ولیعہد شہزادہ نکولس جنہیں ایک مطلقہ عورت سے "غیر مساویانہ" شادی کرنے کے باعث جلاوطن کر دیا گیا ہے۔ اپنی بیوی کے ساتھ بخارسٹ سے دی آنا روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کے بھائی شاہ کیرول نے ان کا سابقہ نام بھی تبدیل کر دیا ہے۔ گویا شاہی حقوق بھی چھینے اور شخصی آزادی سے محروم کر دیا۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) شامی اخبارات کو معلوم ہوا ہے۔ کہ انطاکیہ کے ارمنوں اور ترکوں میں زبردست لڑائی ہوئی۔ جس میں فریقین کے متعدد اشخاص زخمی ہو گئے۔ کئی ترکوں کو گرفتار کر کے جیل میں بند کر دیا گیا ہے

پونا ۲۷ اپریل۔ پاروتی مندر کے سامنے ہندوؤں کی سول نافرمانی جاری ہے۔ آج چار اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا۔

ڈیرہ اسمٰعیل خاں ۲۷ اپریل۔ اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۲۳ اپریل کی رات کو جب پٹھانوں نے مومن گل امام پر حملہ کیا تو مسلمانوں نے ہندوؤں اور سکھوں کی ہر طرح حفاظت کی۔ حملہ آوروں نے مکانوں اور دکانوں کو لوٹنا شروع کر دیا۔ ہندوؤں اور سکھوں نے حملہ آوروں پر فائر کئے۔ جس کے نتیجہ میں ۴ حملہ آور ہلاک اور متعدد مجروح ہوئے۔ ڈاکوؤں نے ۳۰ دکانیں لوٹ لیں۔ اور دو کو نذر آتش کر دیا۔

امرتسر ۲۷ اپریل۔ گیہوں ۳ روپے ۵ آنے نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے کھانڈ دیسی ۶ روپے ۸ آنے ۸ روپے ۸ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۴ آنے اور چاندی دیسی ۵۳ روپے ۴

بعدالت عالیہ ہائی کورٹ آف جوڈیکیچر بمقام لاہور

دیوانی ابتدائی مقدمہ نمبر ۸۴ آف ۱۹۳۷ء

بمعاملہ ایکٹ کمپنی ہائے ہند مجریہ ۱۹۱۳ء اور دی بھوانی مرسنٹائل چیمبر آف کامرس لمیٹڈ بھوانی

اور درخواست زیر دفعہ ۱۶۶ ایکٹ مذکور برائے موقوفی کاروبار کمپنی بذا منجانب فرم شیو نرائن بشیشر لال واقع بھوانی ضلع حصار

تمام متعلقہ اشخاص کو بذریعہ نوٹس ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ فرم شیو نرائن بشیشر لال آف بھوانی ضلع حصار قرض خواہان کمپنی مذکور نے ایک درخواست برائے موقوفی کاروبار متذکرہ بالا کمپنی بتاریخ ۵ اپریل ۱۹۳۷ء عدالت ہذا میں گزرانی ہے۔ اور از آنجا یہ ہدایت کی گئی ہے۔ کہ درخواست مذکور عدالت ہذا میں ۱۴ مئی ۱۹۳۷ء کو پیش ہو۔ اس لئے بذریعہ تحریر ہذا اطلاع دی جاتی ہے کہ جو قرض خواہ یا معاون کمپنی مذکور اصدار حکم برائے موقوفی کاروبار کمپنی مذکور زیر ایکٹ کمپنی ہائے ہند مجریہ ۱۹۱۳ء کی مخالفت کرنا چاہے۔ وہ عدالت ہذا میں بوقت سماعت اصالتاً یا بذریعہ ایڈووکیٹ یا مختار مجاز پیش ہو۔

نیز یہ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر کوئی قرض خواہ اور معاون کمپنی مذکور درخواست پیش کردہ عدالت ہذا کی نقل لینا چاہے تو نقل عدالت ہذا میں درخواست دینے پر اس کی مقررہ فیس ادا کرنے کے بعد مہیا کی جائیگی

آج بتاریخ ۲۷ اپریل ۱۹۳۷ء بثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت ہذا کے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) (دستخط) ایچ۔ او۔ ٹیلر اسسٹنٹ ڈپٹی رجسٹرار

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی